© rasailojaraid.com

جن کا اسلام اور اس کی تعلیمات سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔

اسلامی سال کا آغاز اب انتہائی فرسودہ انداز سے کیا جاتا ہے۔ محرم کا چاند نظر آتے ہی ماتم شروع ہو جاتا ہے۔ سیاہ لباس زیب تن کیا جاتا ہے اور دس دن آہ وزاری میں گزارے جاتے ہیں اور اسلام کے زعماء اور قابل قدر قائدین پر تبرع کیا جاتا ہے۔ وہ کام جو یہود کرتے تھے اب اپنے نمائندوں اور گماشتوں سے کرواتے ہیں اور حقیقت میں یہ اسلام کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔

بد قسمتی سے پاکستان میں ان لوگوں کو حکومت کی مکمل سرپرستی حاصل ہے۔ تمام سرکاری ذرائع ابلاغ حتی کہ اخبارات ایک ہی راگ الاپتے ہیں اور اسلامی سال کا آغاز ہوتے ہی پورے ملک میں سوگ طاری ہو جاتا ہے اور پوری حکومت پریشان ہوتی ہے۔ ایک ماہ قبل ہی منصوبہ بندی شروع ہو جاتی ہے کہ محرم کسی طرح پرسکون گزر جائے۔ کوئی ناخوشگوار واقع نہ ہو جائے۔ ملک میں ہنگامی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ پولیس' خفیہ سرکاری ادارے' رینجرز اور پاک افواج کے دستے متحرک ہو جاتے ہیں اور ملک میں کرفیو کی حالت نافذ ہوتی ہے اور قیام پاکستان سے لے کر اب تک یہ صورت حال موجود ہے بلکہ دن بدن اس میں شدت پیدا ہو رہی ہے اور ان بدعتی اور خلاف اسلام عناصر کو تقویت حاصل ہو رہی ہے۔ چونکہ حکومت ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور پرامن رہنے کی تلقین کرتی ہے۔

کاش اس ملک میں شریعت کا بول بالا ہوتا اور اسلامی قوانین کو سپریم لاء کی حیثیت حاصل ہوتی اور تمام حالات واقعات کا صحیح کتاب وسنت کی روشنی میں جائزہ لیا جاتا۔ تو کسی بدعتی کو یہ جرات نہ ہوتی کہ وہ اسلامی سال کے آغاز پر ماتمی ماحول پیدا کرتا اور تعزیئے نکالتا اور اس حرمت اور تعظیم والے مہینے میں تبرع بازی کرتا' فحاشی اور متعہ کو فروغ دیتا۔ ہم اس اسلامی سال کے آغاز پر ان تمام بدعات وخرافات کی شدید مذمت کرتے ہیں اور یہودی ایجنٹوں کو بھی متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اسلامی سال کا آغاز یہودیوں کی امنگوں اور خواہشوں کی تکمیل میں ماتمی جلوسوں کے ساتھ نہ کریں۔ بلکہ اسلام کے صحیح پیغام بھائی چارے' اخوت ومحبت' رواداری' مودت اور خیر خواہی کے جذبے سے کریں۔

ہم حکومت کو دراصل ان غلط روایات کے فروغ کا ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی ذمہ داری پوری نہ کی اور کتاب وسنت کی روشنی میں غلط اور صحیح کی نشاندہی نہیں کی۔ بلکہ انہیں اجازت دے کر انہیں مکمل تحفظ بھی فراہم کیا۔

اس لئے ہماری گزارش ہے کہ اب سابقہ روایات کو ختم ہونا چاہئے اور اس تعلیم یافتہ دور میں اسلام کی صحیح عکاسی ہونی چاہئے۔ سال کا آغاز اسی انداز اور طریقے سے ہونا چاہئے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور خلفاء راشدین کے دور میں ہوتا رہا اور تحدیث نعمت کے طور پر شکرانے کے روزے رکھے جائیں اور تمام بدعات وخرافات پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا عبدالعظیم خان آف پشاور کا سانحہ ارتحال

یہ بات جماعتی حلقوں میں نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پشاور کے ممتاز بزرگ اور رہنما مولانا عبدالعظیم خان 23 فروری کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم بہت صالح اور نیک تھے۔ کتاب وسنت کے ساتھ گہری وابستگی رکھتے تھے۔ پوری زندگی دین کی سربلندی کے لئے وقف کی اور اسلام کے فروغ کیلئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ نہایت بااخلاق اور ملنسار تھے۔ بے حد مہمان نواز اور محبت کرنیوالے تھے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ساتھ یوم اول سے منسلک تھے اور تمام سرگرمیوں میں حصہ لیتے تھے۔ ان کی وفات کا علم ابھی ہوا۔ جس کا بے حد افسوس ہے کہ ان کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ ادارہ جامعہ اساتذہ اور طلبہ پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن نے ان کی خدمات کو سراہا اور ان کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔

© rasailojaraid.com